INSIGHT OF QURAN
EDUCATION FOR WOMEN

اسیرانِ کربلا اور خطباتِ حق

The Echo of Truth

Episode: 7

واقعۂ حرہ اور قاتلانِ کربلا کا عبرتناک خاتمہ

INSIGHT OF QURAN
EDUCATION FOR WOMEN

اسیرانِ کربلا اور خطباتِ حق

THE ECHO OF TRUTH

Epi: 7

منظر کا تصور کیجیے، دل کو تھام لیجیے اور مکافاتِ عمل کا وہ عبرتناک جلال دیکھیے جو کائنات نے کبھی نہ دیکھا تھا:

خونِ مظلوم کا اثر دیکھیے کہ سیدہ زینبؑ اور امام زین العابدینؑ کے خطبات اور قربانیوں نے امت کے سوئے ہوئے ضمیر کو ایسا جھنجھوڑا کہ مدینہ منورہ کے غیرت مند لوگوں نے علانیہ یزیدی حکومت کی بیعت توڑ دی اور اس کے اموی گورنر کو ذلیل کر کے شہر سے نکال دیا۔ یزید نے مرنے سے پہلے مدینہ الرسولؐ پر ایک سنگدل لشکر چڑھایا تھا، جسے تاریخ میں واقعۂ حرہ (سن 63 ہجری) کہا جاتا ہے۔

INSIGHT OF QURAN
EDUCATION FOR WOMEN

اسیرانِ کربلا اور خطباتِ حق
THE ECHO OF TRUTH
Epi: 7

اموی لشکر نے مدینے کی پاک سرزمیں پر ظلم تو بہت ڈھائے، لیکن یہ ظلم اموی سلطنت کے زوال کی آخری اور فیصلہ کن کڑی ثابت ہوا کیونکہ اسی کے فوراً بعد یزید تڑپ تڑپ کر مرا اور اس کی سلطنت اندرونی خانہ جنگی کا شکار ہو کر مٹی کا ڈھیر بننے لگی۔

یزید تو اپنے ناپاک انجام کو پہنچ گیا، لیکن کربلا کے وہ بدبخت قاتل جو کوفہ اور شام کی گلیوں میں عیاشی کی زندگی گزار رہے تھے، ابھی زمین پر باقی تھے۔ اب خدا کا قہر ان مجرموں کا پیچھا کر رہا تھا اور انکی کائنات کی بساط الٹنے والی تھی۔

سن 66 ہجری میں کوفہ کی سرزمیں سے ایک ایسی گرجدار اور ہلا دینے والی آواز گونجی جس نے ظالموں کے محلات کو لرزا کر رکھ دیا:

یَا لَثَارَاتِ الْحُسَیْن

(اے حسینؑ کے خون کا بدلہ لینے والو!)۔

یہ جنابِ مختار ثقفی تھے، جنہوں نے اپنی فوج کے ساتھ قسم کھائی تھی کہ جب تک کربلا کے ایک ایک قاتل کو اس کے عبرتناک انجام تک نہ پہنچا دوں، مجھے چین نہیں آئے گا۔ اب بساط الٹ چکی تھی، کل کے مظلوم آج حاکم تھے اور کل کے جابر آج اپنی جانیں بچانے کے لیے چوہوں کی طرح اندھیری گلیوں میں چھپ رہے تھے۔

INSIGHT OF QURAN
EDUCATION FOR WOMEN

اسیرانِ کربلا اور خطباتِ حق
THE ECHO OF TRUTH
Epi: 7

شمر ذی الجوشن (ملعون):

آہ! یہ وہی کائنات کا سب سے بڑا بد بخت تھا جس نے حسینؑ کی پاک اور نورانی گردن پر خنجر چلایا تھا اور بیبیوں کی چادریں چھینی تھیں۔ مختار کے جانبازوں نے اسے کتے کی طرح بھاگتے ہوئے راستے میں گھیرا۔ خوف سے کانپتے ہوئے اس ملعون کا سر اسی طرح ذلت کے ساتھ قلم کیا گیا، اور اس کی ناپاک لاش کو گلیوں میں گھسیٹ کر جنگلی کتوں کے آگے پھینک دیا گیا تاکہ کائنات دیکھے کہ آلِ رسولؐ کے قاتل کی دنیا اور آخرت میں کیا اوقات ہوتی ہے۔

عمر بن سعد (ملعون):

جس بدبخت نے کربلا میں یزیدی لشکر کی کمانڈ کی تھی، ابنِ زیاد کی خوشنودی کے لیے پیاسے حسینؑ پر پہلا تیر چلایا تھا اور مظلوموں کے خیموں کو آگ لگانے کا حکم دیا تھا ہائے! اسے اس کے اپنے ہی گھر کے اندر، اس کے بچوں کے سامنے ذلیل و خوار کر کے کتے کی موت مارا گیا اور اس کا کٹا ہوا ناپاک سر دربارِ مختار میں لایا گیا۔

عبید اللہ بن زیاد (ملعون):

وہ مغرور اور ظالم گورنر جو کوفہ کے دربار میں بیٹھ کر تکبر سے چھڑی کے ساتھ امام حسینؑ کے کٹے ہوئے سرِ انور اور مبارک لبوں کی بے ادبی کر رہا تھا خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ وہ موصل کے قریب ابراہیم بن مالک اشتر کے ہاتھوں جنگ میں واصلِ جہنم ہوا۔ اس کا سر قلم کر کے کوفہ کے اسی گورنر ہاؤس (دار الامارہ) میں لایا گیا، اور اللہ کی قسم! اسی جگہ پر لا کر رکھا گیا جہاں اس بد بخت نے حسینؑ کا پاک سر رکھ کر توہین کی تھی۔

اسیرانِ کربلا اور خطباتِ حق
THE ECHO OF TRUTH
Epi: 7

تاریخ کے پنے کانپتے ہوئے لکھتے ہیں

کہ جب اس کا گندا سر وہاں زمین پر رکھا گیا، تو بھرے مجمع میں کہیں سے ایک زہریلا سانپ نمودار ہوا، وہ رینگتا ہوا آیا اور سب کے دیکھتے دیکھتے ابنِ زیاد کے نتھنوں سے داخل ہوتا اور اس کے منہ سے نکلتا تھا۔

کائنات پکار اٹھی کہ ظالموں کا انجام یہی ہوتا ہے۔

(بحوالہ: تاریخِ طبری / الکامل فی التاریخ)

آج چودہ سو سال بعد، جب ہم کربلا کے اس تپتے مقتل، شام کے بازاروں، یزید کے دربار اور قاتلوں کے اس ہولناک انجام کی پوری داستان کو دیکھتے ہیں، تو روح تڑپ اٹھتی ہے اور ایک سچی بیداری جنم لیتی ہے۔

ذرا سوچیئے!
جیت کس کی ہوئی اور ہار کس کی؟

آج یزید، شمر، ابنِ زیاد اور عمر بن سعد کی نسلیں اگر دنیا میں کہیں باقی بھی ہیں، تو وہ اپنے باپ دادا کا نام بتاتے ہوئے بھی منہ چھپاتی اور شرماتی ہیں، ان کی گندی قبروں پر قیامت تک لعنت برستی ہے اور ان کا مادی اقتدار مٹی کا ڈھیر بن چکا ہے۔

جبکہ دوسری طرف، امام حسینؑ، سیدہ زینبؑ، غازی عباسؑ اور کربلا کے خاندان کے پاکیزہ ناموں کے نعرے آج بھی دنیا کے کونے کونے میں، ہر مظلوم کے دل میں عزت اور آزادی کا نور بن کر گونج رہے ہیں۔

حسینیت کا سب سے بڑا اور ابدی پیغام یہی ہے:

زندگی میں حالات چاہے کتنے ہی کٹھن کیوں نہ ہوں، آپ کے سامنے باطل کتنا ہی طاقتور، ارب پتی اور وسائل سے لیس کیوں نہ ہو، کبھی بھی اس کے سامنے اپنے ایمان، اپنے ضمیر کا سودا مت کریں، کبھی کفر، باطل کے سامنے سر مت جھکائیں۔ آپ کا ایمان، حلال رزق، آپ کے دینی اصول، آپ کی سچائی اور آپ کی حیاء وہ ہتھیار ہیں جنہیں دنیا کی کوئی تلوار کاٹ نہیں سکتی اور کوئی مادی سپر پاور خرید نہیں سکتی۔

یاد رکھیے، دنیا عارضی ہے اور اس کے فائدے بھی چند دن کے ہیں، مگر جو شخص حق کی خاطر سب کچھ لٹا کر بھی سچ پر اڑ جاتا ہے، تاریخ کے سینے پر اس کا نام ہمیشہ کے لیے امر (Immortal) ہو جاتا ہے۔